ہے۔ بارہا چوری کرتے پکڑا گیا اور بڑی بڑی سزائیں جھیلیں۔ صرف کوڑوں کی ہی مار اگر گنوں تو سب ملا کر اٹھارہ ہزار ضرب میں تو میری پیٹھ پر ضرور پڑی ہوں گی۔ باایں ہمہ میری استقامت کا یہ حال ہے کہ اب تک چوری سے باز نہیں آیا۔ جب کوڑے کھا کر جیل خانے سے نکلا سیدھا چوری کی تاک میں چلا گیا۔ میری استقامت کا یہ حال شیطان کی طاعت میں رہا ہے دنیا کی خاطر۔ افسوس تم پر اگر اللہ کی محبت کی راہ میں اتنی استقامت بھی نہ دکھا سکو اور دین حق کی خاطر چند کوڑوں کی ضرب برداشت نہ کر سکو۔ میں نے جب یہ سنا تو اپنے جی میں کہا اگر حق کی خاطر اتنا بھی نہ کر سکے جتنا دنیا کی خاطر ایک چور اور ڈاکو کر رہا ہے تو ہماری بندگی پر ہزار حیف اور ہماری خدا پرستی سے بت پرستی لاکھ درجہ بہتر ہے

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

مامون و معتصم اور الواثق نے جو کچھ کیا وہ معلوم ہے مگر متوکل کا یہ حال ہے کہ اس کی خلافت بدعت و ارباب بدعت کے زوال، قرآن اور سنت و اصحاب حدیث کے امن و عروج کا اعلان عام تھی۔ حافظ ابن جوزیؒ لکھتے ہیں کہ متوکل باللہ ہمیشہ اس فکر میں رہتا کہ کسی طرح پچھلے مظالم کی تلافی کرے۔ ایک بار اس نے بیس ہزار سکے بھیجے اور دربار میں بلایا۔ ایک بار ایک لاکھ درہم بھیجا اور سخت اصرار کیا کہ اس کو قبول کر لیجئے لیکن ہر مرتبہ امام موصوف نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا میں اپنے مکان میں اپنے ہاتھ سے اس قدر کشت کاری کر لیتا ہوں جو میری ضروریات کے لیے کافی ہے اس بوجھ کو اٹھا کر کیا کروں گا۔ کہا گیا کہ اپنے لڑکے کو حکم دیجئے وہ قبول کر لیں۔ فرمایا وہ اپنی مرضی کا مختار ہے لیکن جب عبداللہ سے کہا گیا تو انہوں نے بھی واپس کر دیا۔ آخر مجبور ہو کر لانے والوں نے کہا کہ خود نہیں رکھنا چاہتے تو امیر المومنین کا حکم ہے قبول کر لیجئے اور فقراء اور مساکین کو بانٹ دیجئے۔ فرمایا میرے دروازے سے زیادہ امیر المومنین کے محل کے نیچے فقیروں کا مجمع رہتا ہے فقیروں کو ہی دیا جائے تو وہیں دے دیا جائے۔ اس ہنگامے کی یہاں کیا ضرورت ہے؟ ایک مرتبہ اسحٰق بن ابراہیم کے سخت اصرار سے دس ہزار درہم لے لیے تو اسی وقت مہاجرین و انصار کی اولاد میں تقسیم کر دیے۔

ان کے لڑکے راوی ہیں کہ جب خلیفہ متوکل ان کی تعظیم و تکریم میں حد درجہ غلو کرنے لگا تو انہوں نے کہا۔ ھذا امر اشد علی من ذلک، ذلک فتنۃ الدین وھذا فتنۃ الدنیا۔ یہ معاملہ تو گزشتہ معاملے سے بھی کہیں زیادہ میرے لیے سخت ہے۔ وہ دین کے بارے میں فتنہ تھا اور یہ فتنہ دنیا ہے۔ یعنی مصائب و محن کی آزمائش کہیں زیادہ پُرامن ہے بمقابلہ آزمائش نعیم دنیا و دعوۃ طمع و ترغیب کے اور یہ بالکل حق ہے۔ کتنے ہی شہسواران ثبات و استقامت ہیں جو پہلے میدان آزمائش سے تو صحیح و سلامت نکل گئے مگر دوسری راہ سامنے آئی تو اول قدم ہی میں ٹھوکر کھا گئے حالانکہ مرد کامل وہ ہے جس پر یدعون ربھم خوفاً وطمعاً کا مقام استعلا طاری ہو جائے کہ دنیا کا خوف اور دنیا کی طمع دونوں قسم کے حربے اس کے لیے بالکل بیکار ہو جائیں۔

## حاجی جاوید ابراہیم پراچہ پر قاتلانہ حملہ

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے سابق مرکزی صدر اور کوہاٹ کے ممتاز مذہبی و سیاسی راہنما حاجی جاوید ابراہیم پراچہ گزشتہ ہفتہ کے دوران قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور ان دنوں لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ وہ مین بازار کوہاٹ میں اپنی دکان پر بیٹھے تھے کہ اچانک ان پر نامعلوم افراد فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ دو گولیاں ان کے پیٹ میں لگی ہیں اور اگرچہ ان کی حالت خطرہ سے باہر ہے لیکن ان کی صحت یابی کے لیے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ کے ڈائریکٹر مولانا زاہد الراشدی نے حاجی جاوید ابراہیم پراچہ پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے حملہ آوروں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے اور قارئین الشریعہ سے اپیل کی ہے کہ وہ پراچہ صاحب کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کریں۔